چاک کردی ترکِ ناداں نے خلافت کی قبا

ماہنامہ القلم میں "رنگ ونور" کے کالم نگار"سعدی صاحب "سے ایک مکالمہ

جیش محمدکے زیر تحت شائع ہونے والے ہفت روزہ رسالہ"القلم " میں "سعدی کے قلم " کے نام سے مولانا مسعود اظہر صاحب نے شمارہ نمبر458میں" امیرالمومنین کی فراست " کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے ۔جس میں انہوں نے اس وقت دینی و جہادی عناصر میں زیر بحث سب سے اہم موضوع"خلافت" کے ضمن میں الدولۃ الاسلامیہ اور خلیفۃ المسلمین شیخ محمد ابرہیم بن عواد حفظہ اللہ کی خلافت پر اپنی آراء سے امت کو آگاہ کیا ہے ۔

اس مضمون میں انہوں ایک طرف جہاں الدولۃ الاسلامیہ کے معاملے میں یہ کہہ کر کہ :۔

"داعش کے مجاہدین کے خلاف ساری دنیا کا کفر جمع ہو چکا

ہےپایسے حالات میں اہل ایمان کو ان کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے" ۔

بظاہر الدولۃ الاسلامیہ کی حمایت کی ہے ۔لیکن اگر پورے مضمون کو غور سے پڑھا جائے تو دراصل اس بظاہر "حمایت کے پردے" میں انہوں نے نہ صرف الدولۃ الاسلامیہ کی خلافت کو ماننے سے انکار کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ شعوری طور پر خلیفۃ المسلمین شیخ ابراہیم بن عواد حفظہ اللہ کے مقابلے پر زبردستی ملا عمر حفظہ اللہ کو بطور "خلیفہ "کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے ۔

ہوسکتا ہے کہ یہ گمان کہ انہوں نے"حمایت کے پردے میں مخالفت کی ہے" کسی حد تک شاید درست نہ ہو، لیکن انہوں نے خلافت کے حوالے سے اپنی جن آراء کو شریعت کے اصول و ضوابط سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے وہ نہایت قابل توجہ اس لحاظ سے ہیں کہ اگر ان کا تجزیہ شریعت کے مسلمہ احکامات کی روشنی میں کیا جائے تو انسان سر پکڑ کر بیٹھ جائے کہ ایک مشہورجہادی جماعت کا امیراپنی رائےکو اس طرح کےبھونڈے انداز میں شریعت بناکر پیش کررہا ہے جیسا کہ فیس بک پر بحث کرنے والے لاعلم اور فہم دین سے کورے شخص شریعت کے معاملات میں اپنی ٹانگ اڑاتے ہیں اور اسلامی احکامات کی دھجیاں اڑادیتے ہیں۔

آئیے ! ذرا مضمون کے ان حصوں پرکا تجزیہ کرلیں جن کے ذریعے

صاحب مضمون جناب"سعدی صاحب "نے خلافت کے موضوع پر شرعی احکامات کو نہایت بے ڈھنگے طریقے سے توڑامروڑا ہے کہ دین کی تھوڑی بہت سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی اس پر ہاتھ کھڑا کردے گا اور ان سے وضاحت مانگے گا کہ سعدی صاحب یہ آپ کیا فرمارہے ہیں ؟۔

سعدی صاحب نے ”خلافت “کے ضمن میں تین نکتے بیان کئے ہیں ۔ پہلے نکتے کو ہم آخر میں زیر بحث لائیں گے ۔ سب سے پہلے ہم تیسرےنکتے کا تجزیہ کرلیتے ہیں ۔سعدی صاحب لکھتے ہیں :۔

۔"تیسری بات یہ ہے کہ جب مسلمانوں سے خلافت کبری کی نعمت چھن گئی اور مسلمان کئی ملکوں اور ٹکڑوں میں بٹ گئے تو ایسے حالات میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان حاکم کو زمین کے کسی خطے پر غلبہ نصیب ہو جائےوہ وہاں قبضہ کر لےاس کا حکم وہاں نافذ ہوتا ہو تو یہ شخص اس خطے کے مسلمانوں کا حاکم یا امیر ہو گا...اسلام اس کی حاکمیت اور امارت کو تسلیم کرتا ہے اور اس کے زیر انتظام مسلمانوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیتا ہے...شرط یہ ہے کہ وہ اسلامی حاکمیت کے اصول پورے کرےاور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کے خلاف حکم نافذ نہ کرے، اب اگر اس علاقے کے مسلمان اپنے اس حاکم یا امیر کو ”خلیفہ“ کا لقب دے دیں تو یہ بھی جائز ہے"۔

سعدی صاحب کی یہ بات تو اپنی جگہ درست ہے کہ جب خلافت موجود نہ ہو اور مسلمانوں کےعلاقوں پر جہاں جہاں مجاہدین کسی شخص کی قیادت میں اپنے کسی علاقے پر قابض ہوجائیں اور وہ شخص احکام شریعت کا مکمل نفاذ کردے تو وہ اس علاقے کا شرعی امیر یا حاکم مان لیا جائے گا۔لیکن سعدی صاحب کا یہ کہنا کہ ان میں سے ہر ایک کو"خلیفہ" کہنا بھی جائز ہے، یہ شرعی طورپرہرگز قابل قبول نہیں ۔

اے سعدی صاحب !سوال ہے کہ ذرا یہ تو بتادیجئے کہ کیاآپ کو شریعت کا یہ متفقہ حکم معلوم نہیں ہے کہ مسلمانوں کا خلیفہ ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے،اور ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے خلیفہ کی کسی صورت گنجائش نہیں۔

جمہور اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ وہ ایک ہی زمانے میں ایک سے زیادہ خلیفہ ہونے کو جائز نہیں سمجھتے بلکہ اس کو اختلاف اور امت کی وحدت کو پارہ پارہ ہونے کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں ۔امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

اتفق العلماء علی انہ لایجوز ان یعقد لخلیفتین فی عصر واحد

"تمام مسالک کے علماء کا یہ اتفاق ہے کہ ایک ہی زمانے میں دو

خلیفوں کی بیعت کا عقد جائز نہیں" ۔

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :۔

واتفقوا انہ لایجوز این یکون علی المسلمین فی وقت فی جمیع الدنیا امامان، لامتفقان ولا متفرقان ولا فی مکانین ولا فی مکان واحد۔

"علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ مسلمانوں پر پوری دنیا میں ایک وقت میں دو اماموں(خلیفوں) کا ہونا جائز نہیں ہے خواہ وہ دونوں متفق ہوں یا متفرق خواہ دو علاقوں میں ہوں یا ایک ہی علاقے میں" ۔

رسول اللہ ﷺ کے اس دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد جب سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار نے دو خلیفہ چننے کی رائے دی کہ ایک انصار میں سے اور ایک مہاجرین میں سے تو کبار صحابہ کرام نے اس رائے کی نفی کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

انہ لایحل ان یکون للمسلمین امیران فانہ مهما یکن ذلک یختلف امرهم واحکامهم وتتفرق جماعتهم ویتنازع فیما بینهم هنالک تترک السنة وتظهر البدعة وتعظم الفتنہ ولیس لاحد علی ذلک صلاح۔

"مسلمانوں کے لئے دو اماموں کا ہونا جائز نہیں ۔جب کبھی ایسا

ہوگا (کہ ان کے ایک سے زیادہ امام ہوں گے)تو ان کے امر (حکومت)اوراحکام میں اختلاف رونماہوجائےگا ، ان کی جماعت متفرق ہوجائے گی اور وہ آپس میں لڑائی جھگڑا کریں گے ۔اس وقت سنت کو چھوڑ دیا جائے گا ، بدعت کا ظہور ہوجائے گا ،فتنہ بڑھ جائے گا اور اس میں کسی کے لئے بھلائی نہیں" ۔

اے سعدی صاحب ! کیا آپ مسلمانوں کے مختلف علاقوں میں مجاہدین کےہر "مقامی امیر" کو"خلیفہ" قرا ردے کر کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جو خدشات تھے اس کو مسلمانوں کے اندر پیدا کرنا چاہتےہیں کیا ؟؟؟

اے سعدی صاحب ! کیا آپ شریعت کے اس حکم سے واقف نہیں ہیں کہ اگر ایک خلیفہ کے مقابلے میں اگر کوئی دوسرا خلیفہ ہونے کا دعویٰ کرے تو اس کے بارے میں شریعت کا یہ حکم ہے کہ اس کی گردن اڑادو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا

(صحیح مسلم،ج9ص398رقم الحدیث :3444)

"جب دو آدمیوں کی خلافت کے لئے (بیک وقت)بیعت کی جائے تو ان میں سے جس کی آخر میں بیعت کی گئی ہے اسے قتل کردیا جائے"۔

اے سعدی صاحب ! آپ اپنے مضمون میں الدولة الاسلامیہ کے بارے میں اس بات کو تسلیم کرچکے ہوکہ :۔

"جن علاقوں پر ان کا قبضہ ہے وہاں ان کی شرعی حکومت اور امارت قائم ہو چکی ہے"۔

تو پھر جب الدولة الاسلامیہ فی العراق والشام والے جوکہ دنیا بھر میں اس وقت مجاہدین میں سب سے زیادہ" سلطہ "والے تھے رقبے اور تمکن کے لحاظ سے ،تو جب انہوں نے ایک فرض منصبی یعنی خلافت کو قائم کرتے ہوئے ایک خلیفہ مقرر کردیا ہے تو پھر اس کے مقابلے میں اب کیوں دیگر علاقوں کے جہادی امراءکوخلیفہ بنانے پر مصر ہیں ! کیا وہ دیگر علاقوں کے جہادی امراء پر اس حدیث کا اطلاق چاہتے ہیں کہ:۔

جس کی آ خرمیں بیعت کی گئی ہے اسے قتل کردیا جائے"۔

سعدی صاحب ! اپنے مضمون میں مزید لکھتے ہیں :۔

۔"اب اگر اس علاقے کے مسلمان اپنے اس حاکم یا امیر کو "خلیفہ" کا لقب دے دیں تو یہ بھی جائز ہے...مگر اس کی امارت یا خلافت بس وہاں تک ہوگی...جہاں تک اس کا حکم نافذ ہوتا ہے...وہ دور کے مسلمان جو دوسرے ملکوں میں رہتے ہیں...یہ نہ ان کا خلیفہ ہوگا اور نہ ہی امیر...اب جب آپ ایک ملک میں رہتے ہیں...اور خلیفہ دوسرے ملک میں ہے تو و ہ آپ کا حاکم اور خلیفہ کس طرح ہو سکتا ہے؟...جہاں اس کا حکم ہی نہیں چلتا تو وہ وہاں کا حاکم کیسا؟"۔

اےسعدی صاحب !ذرا ہمیں بھی اس اصول کا حوالہ عنایت کردیجئےجس میں فقہاء نے یہ لکھا ہو کہ خلیفہ کا جتنے علاقے پر قبضہ ہوگا تو وہ اس علاقے کے رہنے والے مسلمانوں کا خلیفہ ہوگا اور دیگر علاقوں کے مسلمانوں وہ خلیفہ نہیں ہوگا؟

اےسعدی صاحب !اگر آپ کے اس اصول کو مان لیا جائے تو پھرذرا تاریخ کے اس لمحے سے ہمیں بھی آگاہ کردیجئے جب مسلمانوں کا کل روئے ارض پر قبضہ ہوا ہو؟ یقیناً آپ اس بات کو ثابت کرنے سے قاصر رہیں گے ۔

تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا تاریخ اسلام میں جتنے بھی خلفاء آئے تو کیا ان کو صرف علاقوں تک مسلمانوں کو خلیفہ تسلیم کیا گیا جہاں تک کہ ان کا قبضہ تھا یا ان کو پوری زمین کا خلیفہ ہی تصور کیا جاتا

تھا؟ کیاحضرت ابوبکر صرف یمن سے لے کر حجاز تک کے مسلمانوں کے خلیفہ تھے کیونکہ ان کو صرف ان علاقوں تک ہی قبضہ تھا اور جو مسلمان بھی اس حدود سے نکل جاتا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے خلیفہ نہ رہتے تھے؟

حقیقت یہ ہے کہ ہمیشہ جس کو مسلمانوں نے خلیفہ چنا وہ پوری دنیا میں مسلمانوں کا خلیفہ قرار پایا بغیر اس شرط کے کہ اس کا پوری دنیا پر قبضہ ہے یا نہیں !!

سعدی صاحب کے طرز استدلال سے اندازہ کیاجاسکتا ہے کہ سعدی صاحب کس قدر فہم دین اور علم شریعت سے آگاہ ہیں کہ خلافت کے لئے وہ وہ شرائط لاگو کررہے ہیں جن کا شریعت میں کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

آیا یہ سعدی صاحب لاشعوری طور پر یو ں کررہے ہیں یا وہ ایسا جان بوجھ کرر ہے ہیں ۔احساس یہ ہورہا ہے کہ وہ شعوری طور پر کسی نہ کسی طرح الدولۃ الاسلامیہ کی طرف سےخلافت کے اعلان کو کسی صورت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔اسی وجہ سے وہ ایک عجیب مخمصے کا شکار ہیں اور کیفیت ان کی یہ ہے کہ ایک طرف وہ ایک بات کا رد کرتے ہیں اور اگلے ہی پیرا گراف میں اسی بات کو کرنے کی تلقین کررہے ہوتے ہیں ۔

یہی وجہ ہے کہ وہ ایک عالم ہونے کے باوجود ایک طرف خلافت سے متعلق شریعت کے اصل احکامات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا ہی فلسفہ بیان کررہے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کے علاقوں کو وہ جہادی امراء جنہوں نے کبھی خلیفہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا، ان میں سے ہر ایک کوخلیفہ قرار دینے پر مصر نظر آتے ہیں۔ مگر وہ الدولۃ الاسلامیہ جس کے بار ے میں وہ یہ قبول کرتے ہیں کہ "جن علاقوں پر ان کا قبضہ ہے وہاں ان کی شرعی حکومت اور امارت قائم ہو چکی ہے"، ان کی جانب سے خلافت کے اعلان کو حیلے بہانوں سے قبول کرنے پر تیار نہیں ۔

چناچہ الدولۃ الاسلامیہ کی جانب سے خلاف کے اعلان کی وجہ سے جو ایک نئی بحث دینی و جہادی حلقوں میں شروع ہوچکی ہے اس کے ضمن میں وہ الدولۃ الاسلامیہ کی خلافت کو ڈھکے چھپے الفاظ میں یو ں رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ :۔

"اس وقت علمی طبقوں میں ...مسئلہ خلافت اور مسئلہ امارت بہت شدت کے ساتھ زیر بحث ہے...اور یہ بحث لا یعنی بھی نہیں...کیونکہ زمین پر خلافت قائم کرنا...دین اسلام کے عظیم ترین مقاصد میں سے ہے...اس میں ایک یہ نکتہ سمجھ لیں تو ان شاء اللہ" گمراہی "سے حفاظت رہے گی...شادی صرف "دعوی" کرنے سے نہیں ہو جاتی...کوئی آدمی دعوی کر دے کہ میں فلاں حکمران کا داماد

ہوں...کیا یہ کہہ لینے سے اسے"داماد" کے حقوق مل جائیں گے؟...جواب واضح ہے حقوق تو بالکل نہیں ملیں گے البتہ جوتے وغیرہ پڑ سکتے ہیں...بس اس طرح کوئی یہ دعوی کر دے کہ میں"خلیفہ" ہوں...اس دعوے کا کوئی وزن،کوئی اعتبار اور کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے"۔

سعدی صاحب کی درج بالا مثال کا اطلاق خلافت کے مسئلے پر کردیا جائے تو پھر خود یہ الزام سعدی صاحب پر آجائے گا کہ وہ اس شخص کے دعوے کو تو قبول کرنے کو تیار نہیں جس کے پاس داماد ہونے کے ثبوت موجود ہوں مگر اس کے علاوہ ہراس شخص کو حاکم کاداماد بنانے پر مصر ہیں جوکہ نہ داماد بننا چاہتا ہوں اور نہ ہی اس کا کوئی ایسا دعویٰ ہو ۔

یاد رکھئے !شریعت میں کسی چیز کو حق یا باطل ثابت کرنے کے لئے تو اس کو صرف ذہن کی تخلیق کردہ مثالوں سے رد نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس کے لئے شرعی نصوص کو دیکھا جائے گا۔

اسی طرح جس شخص کوخلافت عہدےپر تقرر کیا جائے تو اس کو صرف کسی ذہن کی تخلیق کردہ مثال بناکر رد نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس دعوے کو شرعی مثالوں پر پرکھا جائے گا اگر تو یہ دعویٰ شریعت کے دائرے کے اندر ہے تو اس کے اس دعوے کو قبول کرلیا جائے

گا ورنہ وہ قابل قبول نہ ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ الدولۃ الاسلامیہ کے خلافت کے اعلان کو اب تک کوئی شرعی بنیادوں پر رد نہیں کرسکا ہے اور نہ ہی کرسکتا ہے ،کیونکہ ان کی جانب سے خلیفہ کا تقرر کیا جاناعین شریعت کے مطابق تھا ۔اگر کسی کے پاس کوئی شرعی دلیل ہے تو پیش کرے !

سعدی صاحب نے ایک کارنامہ اور انجام دیا ہے کہ انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ خلافت کے ٹوٹنے کے بعد اب دوبارہ خلافت کا احیا ء صرف حضرت مہدی کے ہاتھوں ہونا ہے ۔اس سے پہلے اس کا احیاء کرنا ایسا ہے جیساکہ وہ مہدی ہونے کا دعوٰی کررہا ہے ۔ سعدی صاحب لکھتےہیں :۔

۔"بس اس طرح کوئی یہ دعوی کر دے کہ میں ”خلیفہ“ ہوں...اس دعوے کا کوئی وزن،کوئی اعتبار اور کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے...آج کل کوئی لوگ ”مہدی“ ہونے کا دعوی کرتے ہیں...ارے اللہ کے بندو! مہدی کو کسی دعوے کی ضرورت ہی نہیں ہو گی...وہ خود زمین پر چھا جائیں گے...اور ان کی خلافت و حکومت ہر کسی کو اپنی آنکھوں سے نظر آئے گی...دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اصل میں مسلمانوں کا خلیفہ ساری دنیا میں ایک ہوتا ہے...ایسا کئی صدیوں تک رہا...اور ان شاء اللہ قرب قیامت میں پھر ایسا ہو جائے گا...ایسی خلافت کو ”خلافت

کبریٰ“ کہتے ہیں"۔

اگر تو سعدی صاحب کے اس فلسفے کو قبول کرلیا جائے جس کی انہوں نے کوئی دلیل نہیں دی ، پھر تو مسلمانوں کو کسی جگہ جہاد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ وہ تو سکون اور آرام سے رہیں اور پوری دنیا کو بھی آرام سے رہنے دیں ۔خلافت کبریٰ کا قیام تو بس مہدی کے ہاتھوں ہونا لہذا اس وقت خلافت کبریٰ کا قیام کا اعلان کرنا ایسا ہے جیساکہ مہدی ہونے کا دعویٰ کرنا ہے ۔

یہ ہیں وہ مخمصے جس کا اظہار سعدی صاحب کے اس لکھے گئے مضمون میں واضح طور پر نظر آرہے ہیں ۔

آخر میں سعدی صاحب کی لکھی گئی ایک رائے کا تجزیہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں ۔سعدی صاحب لکھتےہیں :۔

“اسی طرح یہ خیال کہ...میں صرف فلاں جگہ جا کر لڑوں گا؟...اللہ کے بندو!جس جہاد کی کمان زمانے کا معتبر ترین مسلمان...ملا محمد عمر مجاہد کر رہا ہو...اس جہاد سے رکے رہنا اور دور دور کی تیاریوں میں اپنا وقت لگانا...یہ کون سی دانش ہے اور کونسا کارنامہ؟...قریب ہی غزوہ ہند کی بہاریں ہیں جس میں حافظ سجاد خان

شہید، غازی بابا شہید؟... اور افضل گورو شہید؟ اونچی چوٹیوں سے مسکراتے ہیں...اسے چھوڑ کر بیٹھے رہنا کہ میں نے تو دور جا کر لڑنا ہے...پھر بتائیے کہ اگر یہ سوچ یہاں سب کی ہو گئی تو... ان دشمنان اسلام سے کون لڑے گا؟ “۔

سعدی صاحب کے بقول:۔

" جس جہاد کی کمان زمانے کا معتبر ترین مسلمان ملا محمد عمر مجاہد کر رہا ہو،اس جہاد سے رکے رہنا اور دور دور کی تیاریوں میں اپنا وقت لگانا،یہ کون سی دانش ہے اور کونسا کارنامہ؟ "۔

تو اس ضمن میں سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ قریب کے جہاد میں صرف آپ کو"کشمیر اور افغانستان" کا جہاد ہی قریب کا کیوں نظر آتا ہے ؟ کیا جن اصولوں کی بنیاد پر آپ کو کشمیر اور افغانستان میں جہاد فرض عین نظر آتا ہے وہ اصول بدرجہ اتم پاکستان میں جہادکے فرض عین ہونے کے لئے ثابت نہیں ہوتے ؟ہم کشمیر کے جہاد کے منکر نہیں لیکن جب "قریب کے جہاد "کی بات ہوگی تو کیاسب سے پہلے پاکستان کے اندر کا جہاد "قریب کا جہاد"نہیں کہلائے گا؟

اے سعدی صاحب ! جس طرح آپ کشمیر کے اندر ظلم کی بنیاد پر آپ جہاد کے فرض عین ہونے کی بات کرتے ہیں تو اس سے کہیں بڑھ کر

خصوصاً قبائلی علاقوں سوات ،باجوڑ، مہمند اور جنوبی اور شمالی وزیرستان اور عموماً پورے پاکستان میں اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر ظلم و ستم کی داستانیں رقم کی گئی !اس کی ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ بھارت نے کبھی بھی کشمیر کے مسلمانوں پر اپنی فضائیہ کے ذریعے اندھا دھند بمباری کبھی نہیں کی لیکن پاکستان کی کی فضائیہ نے اپنے ہی مسلمانوں کے خلاف جنگ عظیم دوم کے بعد دنیا کا سب سے بڑا فضائی آپریشن کیا اور دس ہزار لیزر گائیڈڈ میزائلوں کا استعمال کیا (جس کا اعتراف خود پاکستان فضائیہ کا سابق سربراہ کرچکا ہے)اس کے علاوہ دیگر بموں اور توپ خانے کی بمباری اس کے علاوہ ہے۔

ایک "بابری مسجد"کے شہید ہونے پرآپ نے بھارت کے خلاف جہاد کا اعلان کردیا مگر آپ کے اپنے ملک اسلام آباد میں مسجدوں کو شہید کیاگیا تو"صنف نازک "تو میدان میں آکر کھڑی ہوگئی مگر آپ سوتے رہے !پھر ان معصوم صفت بچیوں کو"لال مسجد "سمیت شہید کردیا گیا پھر بھی آپ سوتے رہے !قبائلی علاقوں میں ہزاروں مساجد شہید کردی گئی اورسینکڑوں مساجد منہدم کردیئے گئے مگر آپ سوتے رہے!کیا مسجد کا تقدس صرف اس مسجد کا ہوتا ہے جوکہ بھارت میں واقع ہو اور جو مساجد پاکستان میں ہوں ان کی حیثیت ایک عام مسلمان کے گھر سے بھی گئی گزری ہے کہ ان کی شہادت پر کان پر کوئی جوں ہی نہیں رینگتی ؟

اے سعدی صاحب! جب آپ کشمیر کی مائوں بہنوں کی عزت تار تار ہونے پر کشمیر کے جہاد کے فرض ہونے کی پکارلگاتے ہیں تو اس سے کہیں زیادہ مسلمان مائوں بہنو ں کی عزت کو تار تار کیا گیا ،لال مسجد میں ہماری مائوں بہنوں کے قتل عام کے بعد ان کو لاشوں کو فاسفورس بموں سے جلادیا گیا ،جو بچ گئی ان کو لاپتہ قرار دے کر باندیوں اور کنیزوں کی طرح فوجی افسران میں باٹ دیا گیا ، ملک کے اندر ہی مہاجرین بننے والے مسلمان بیٹیوں کوغیر ملکی این جی اوز کے ہاتھوں فروخت کرکے امریکہ و یورپ کے نائٹ کلبوں کی زینت بنادیا گیا ، کراچی میں عربوں کی مائوں بہنوں کوسڑکوں پر بالوں سے گھسیٹاگیا ،بعض جگہ تو مجاہدین کی عافیات ازواج کو ننگا کرکے سر بازار گھمایا گیا مگر اس کے باوجود آپ یہاں کیوں جہاد فرض عین کی نداء نہیں لگاتے ؟کیا عزت و عصمت صرف کشمیر و افغانستان کی مائوں بہنو ں کی ہے اور پاکستان کے اندر رہنے والی ماں بہنیں کی کوئی عزت و عصمت نہیں وہ صرف نائٹ کلبوں کی زینت بننے اور سڑکوں پر"انقلاب اور آزادی " کے نام پر منعقد کئے جانے والے"مجروں " میں ڈانس کرنے کے لئے رہ گئی ہیں ؟

اے سعدی صاحب! جس جہاد کی کمان ملا عمر حفظہ اللہ کررہے ہیں ، اس جہاد کے خلاف کفار کی جانب سے بنائے گئے"کولیشن "میں پاکستان پندرہ سال سے"فرنٹ لائن اسٹیٹ "کا کردار ادا نہیں کررہا ؟افغانستان کے مسلمانوں پر جو جوظلم ڈھایا گیا اس میں" نیٹو

سپلائی "کے نام پرعملی طور پر تعاون کیا اس پاکستانی حکومت اور فوج کا نہیں تھا ؟جو بم بھی افغانیوں پر گرایا جاتا ، جو گولی بھی افغانی مسلمانوں پر چلائی جاتی ، جس پانی اور کھانے کو کھاکر امریکہ اور نیٹو کے فوجی افغانی مسلمانوں کے دروازوں کو توڑ کر ان کی عصمت کو پامال کرنے کے لئے فربہ ہوتے وہ سب کیا پاکستان سے ہوکر نہیں جارہاتھا ؟کیا ملاعمر حفظہ اللہ کے سینکڑوں کمانڈرز اور قریبی رفقاء کو اس پاکستانی حکومت اور فوج نے پکڑ پکڑ کر امریکہ کے حوالے نہیں کیا اور سینکڑوں کو اپنے پاس قیدی بناکر رکھا اور کئی مشہور جہادی کمانڈرز کو اپنی حراست میں شہید کردیا !اس وقت آپ کو "قریب کا جہاد " نظر نہیں آیا؟

اے سعدی صاحب! وہ پرویز مشرف جس نے پاکستا ن کے بحر وبر اور فضائیں امریکہ کے ایک فون پر ان کے حوالے کردیں، ساڑھے آٹھ سو مسلمان مجاہدین جن میں افغان ،عرب اور دیگر ملکوں کے مجاہدین شامل تھے ان کے امریکہ کے حوالے کرنے کا خود اعتراف کیا !کشمیر کے جہاد کو جس نے زمین بوس کیا اور کشمیری مجاہدین کی مخبریاں کرکرکے ان کو بھارت کے ہاتھوں ٹھکانے لگوانے میں اہم کردار ادا کیا ! ایسا کافر ومرتد شخص آپ پر آٹھ سال تک حاکم رہا مگر آپ اس کی ولایت میں خواب خرگوش کے مزے لیتے رہے !!

اے سعدی صاحب!کیا قرآن کریم کے اس حکم :

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قَٰتِلُواْ ٱلَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ ٱلۡكُفَّارِ وَلۡيَجِدُواْ فِيكُمۡ غِلۡظَةً

"اے اہلِ ایمان! اپنے قریب کے (رہنے والے) کافروں سے جنگ کرو اور چاہیئے کہ وہ تمہاری طرف سے جنگ مین میں سختی محسوس کریں"۔

کا اطلاق صرف "کشمیر و افغانستان "پر ہوتا ہے اور پاکستان تو شاید سات سمندر پار پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس پر قرآ ن کا یہ حکم لاگو نہیں ہوتا؟

اے سعدی صاحب! آپ نے کونسی فقہ پڑھی ہے ؟ہمارے اسلاف میں سے امام ابو حنیفہ ، امام مالک ، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمھم اللہ سمیت کس فقیہ نے یہ اصول بیان کئے ہیں کہ آپ گھر میں جہاد کے فرض عین ہونے کے اصول الگ ہیں اور انگریز کی کھینچی ہوئی مقدس لکیر کے مطابق آپ کے گھر سے باہر جہاد کے فرض عین ہونے کے اصول الگ ہیں !

اے سعدی صاحب! جواب دیجئیے !۔۔۔۔۔جواب دیجئیے !۔۔۔۔۔ جواب دیجئیے !۔۔۔۔ آپ کو لازما جواب دینا پڑے گا !

اے سعدی صاحب! مسلمانوں کے درمیان جس چیز سے وحدت قائم

ہوتی ہے وہ صرف ایک چیز ہے"خلافت " ۔اب جبکہ خلافت قائم ہوچکی ہے اورعملاً ایک خلیفہ مقرر کیا جاچکا ہے تو آپ مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے اس "خلیفہ" کےمقابلے پر ملا عمر حفظہ اللہ کو لانے کی کوشش کررہے ہو۔یہی نہیں بلکہ تم نوزائدہ خلافت کی قبا چاک کرنے کے لئے مسلمانوں کی دیگر علاقوں کے ہرمقامی امیر کو"خلیفہ " بنانے پرکیوں مصر نظر آتے ہو؟

اے سعدی صاحب! کیا آپ شریعت کے اس حکم کو نہیں جانتے کہ :۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا

(صحیح مسلم ،ج9،ص398 رقم الحدیث:3444)

"جب دو آدمیوں کی خلافت کے لئے (بیک وقت)بیعت کی جائے تو ان میں سے جس کی آخر میں بیعت کی گئی ہے اسے قتل کردیا جائے۔

عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمْ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ"

(صحیح مسلم، ج 9 ص 378 حدیث نمبر: 3429)

"حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: میں پانچ سال تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا تو میں نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے جب کوئی نبی وفات پا جاتا تو اس کا خلیفہ ونائب نبی ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے لئے پہلے خلیفہ کی بیعت کرلی جائے اس کی بیعت کو پورا کرنا اور جو ان کا حق ہے انہیں ادا کرنا۔ بے شک اللہ ان (خلفاء) سے ا ن کی رعایا کے بارے میں سوال کرنے والا ہے"۔

عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ يُرِيدُ تَفْرِيقَ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاقْتُلُوهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ مِنْ النَّاسِ"

(سنن نسائی، ج 12 ، ص 375، حدیث نمبر: 3955۔ صحیح مسلم، ج 9، ص 395، حدیث نمبر: 3442)

"عرفجة بن شریح سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بعد (فتنہ و) فساد ہوں گے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا جس کو تم لوگ دیکھو کہ وہ امت محمدیہ میں اس وقت تفریق پیدا کرنا چاہ رہا ہے جبکہ وہ ایک امر (یعنی ایک امام وخلیفہ) پر متفق تھی تو اس کی گردن اڑادو، چاہے وہ کوئی بھی ہو"۔

"عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ"

(سنن ابی داود، ج 12 ص 378، حدیث نمبر: 4134)

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں فساد ہوگا، فساد ہوگا، پس جو شخص مسلمانوں کے متفق مجمع میں پھوٹ ڈالنے کا ارادہ کرے تو اسے تلوار سے مار ڈالو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

"عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ"

(صحیح مسلم، ج 9، ص 396 حدیث نمبر: 3443، مسند احمد، ج 16 ، ص

160 ، حدیث نمبر: 7619)

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم اپنے معاملات میں کسی ایک آدمی پر متفق ہونے لگو اور پھر تمہارے پاس کوئی آدمی آئے اور تمہارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے یا تمہاری جماعت میں تفریق ڈالنا چاہے، تو اسے قتل کر دو۔

اے سعدی صاحب !آخرآپ کس کے ایجنڈے پر چل رہے ہیں کہ مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ کرنے پرتلے ہوئے ہیں ؟کس کے مقاصد پورے کرنے کے لئےآپ شریعت کے مسلمہ اصولوں کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں ؟

اے سعدی صاحب! کیا آپ آج پھرخلاف کی قبا چاک کرنے میں کمال اتاترک کی طرح اپنا حصہ ڈالنا چاہتے ہیں جس کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا تھا کہ :

چاک کردی ترکِ ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ